اور سب سے زیادہ لکھنے والے قلم کار ہیں ۔ اس نمبر میں وہ سب کچھ یکجا کر دیا گیا ہے جس کے جاننے کی طلب کسی بھی شخص کو کرشن چندر سے تعارف کے سلسلہ میں ہو سکتی ہے ۔ اس میں کرشن چندر کی خود اپنی بعض مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تحریروں اور خطوط کے علاوہ کرشن چندر کی سوانح حیات اور اُس کے فن کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس پر اس نمبر میں کوئی مضمون نہ ہو تاہم ڈاکٹر اختر اورینوی ۔ پروفیسر احتشام حسین ۔ ڈاکٹر وزیر آغا اور ڈاکٹر سلام سندیلوی کے مضامین پر مغز ۔ مدلل اور تعمیری تنقید کا اچھا نمونہ ہیں ۔ شاعر کا یہ خاص نمبر دیکھ کر حوصلہ ہوتا ہے کہ اس خاص معاملہ میں ہمارا بھارت بھی پاکستان سے پیچھے نہیں ہے ۔ اگرچہ یہاں اس طرح کی جرأت کرنا "من قاش فروشِ دلِ صد پارہ خویشم" کا مصداق ہے ۔

"سیپ" سہ ماہی :۔ مرتبہ نسیم صاحب درانی ۔ تقطیع کلاں ۔ ضخامت ۳۸۱ صفحات ۔ کتابت و طباعت بہتر قیمت سالانہ ۱۴ روپے اور فی پرچہ ۳ روپے پتہ :۔ بلاک ڈی ۔ شیر شاہ کالونی ۔ کراچی ۔ ۲۸ ۔

یہ رسالہ اُردو ادب میں جدید رجحانات و افکار کا ترجمان ہے ۔ لیکن یہ وہ جدیدیت نہیں جس کی سرحد مہمل نگاری اور ژولیدہ گوئی سے ملتی ہے ۔ اس میں نثر اور نظم دونوں ہیں ۔ وہ بے راہ روی نظر نہیں آتی جو "جدیدیت" کے نام سے ایک فن بنتی جا رہی ہے ۔ اس وقت ہمارے سامنے اس رسالہ کا نمبر ۹ ہے اس میں جو ادیب اور شاعر شریک ہیں وہ سب جانے پہچانے اور اچھی شہرت کے مالک ہیں ۔ اس میں جوشؔ کی ایک نظم "اپنی اپنی پسند" بھی ہے ۔ اس کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ جوشؔ کا زوال بڑی سرعت کے ساتھ شروع ہو گیا ہے ان کا سرمایۂ تخیل تقریباً ختم ہو چکا ہے اور اب ان کی شاعری لفظی گورکھ دھندے سے زیادہ کچھ نہیں ۔

دار السلام :۔ مرتبۂ طلبائے جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد ۔ تقطیع متوسط ۔ ضخامت ۱۱۲ صفحات

جامعہ عربیہ دار السلام جنوبی ہند کی مشہور و معروف علومِ اسلامیہ کی تعلیم گاہ ہے جہاں علومِ قدیمہ کے ساتھ علومِ جدیدہ بھی پڑھائے جاتے ہیں ۔ یہ مجلہ اس درسگاہ کے طلبا کا میگزین ہے جو اُردو ۔ انگریزی اور عربی تینوں زبانوں میں ہوتا ہے لیکن ہمیں جو پرچہ تبصرہ کے لئے ملا ہے اُس کے ٹائٹل پیج سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم پرچہ ہے ۔ لیکن اندر فہرست کے اوپر "سالنامہ" لکھا ہوا ہے ۔ پھر اس کا پتہ نہیں چلتا کہ یہ مجلہ ماہانہ ہے یا سہ ماہی یا کچھ اور ۔ بہر حال اس میں چھوٹے چھوٹے ...... مضمون جو مختلف عنوانات پر طلبا کے قلم سے نکلے ہیں وہ امید افزا ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر طلبا کی ان صلاحیتوں کو پختہ اور اُجاگر کیا گیا تو وہ اپنے دائرہ میں امتیاز حاصل کر سکیں گے ۔